تعویزات کی شرعی حیثیت

مولانا محمد منشا کاشف

قال الله تعالیٰ فی القرآن الحکیم :وما یؤمن اکثرھم باللہ الا و ھم مشرکون(پ ۱۳، یوسف ۱۰۶)

ترجمہ:اورنہیں ایمان لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر اسکے ساتھ شریک بھی کرتے ہیں ۔(تفسیر احسن التفاسیر جلد سوم صفحہ۳۰۴عمدۃ)

(عمدۃ المفسرین ،سند المحدثین علامہ حضرت مولانا سید احمد حسنؒ صاحب زیر آیت لکھتے ہیں۔صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتﷺ سے پوچھا کہ حضرت سب سے بڑا گناہ دنیا میں کونسا ہے آپﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے آدمی کو پیدا کیا ہے پھر آدمی سوائے اللہ کے مخلوقات میں سے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرادے تو اس سے بڑھکر دنیا میں کوئی گناہ نہیں (مشکوۃ ،باب الکبائر، وتفسیر ابن کثیر)تفسیر ستاری میں مولانا عبدالستار محدث دہلوی حواشی مولانا عبد القہار دہلوی حفظہ اللہ لکھتے ہیں اکثر لوگ جو دعوی ایمان رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں جیسے کہ بہت لوگ پیروں پیغمبروں ،اماموں اور فرشتوں ،پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں منتیں مانتے ہیں بلا ٹلنے کیلئے اپنے بیٹوں کو ان کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے عبدالنبی ،علی بخش ،پیر بخش ،غلام محی الدین اور ان کے جیسے بلا مصیبت سے محفوظ رہنے کیلئے ان بزرگوں کے نام کی چوٹی رکھتے ہیں یا بدھی پہناتے ہیں کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی دیتا ہے کوئی ان کے نام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی تاگوں منکوں وغیرہ پر یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اسی میں شفا ہے۔مسند احمد میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ فرماتے تھے بے شک تعویذات جن میں اسمائے الٰہی نہ ہوں اور منکے ''تولہ'' شرک ہے۔''تولہ'' سحر کی ایک قسم ہے جو محبت کیلئے کرتے ہیں ۔(تفسیر ستاری فائدہ ستاریہ قرآن مجید مترجم حواشی مولانا عبدالقہار صاحب)

منہاج المسلم مصنفہ فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزائری حفظہ اللہ مدرس المسجد النبوی مدینہ منورہ ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثری دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا ملتان تعویذ گنڈھ کی تحریم میں تحریر کرتے ہیں منکے اور تعویذ استعمال کرنا حرام ہیں کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ تعویذ یا منکے گلے میں ڈالے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''من علق تمیمة فقد اشرک (مسند احمد ، مستدرک حاکم وصححہ)

ترجمہ:جس نے تمیمہ منکا وغیرہ گلے میں ڈالا اس نے شرک کیا نیز ارشاد فرمایا:

من علق تمیمة فلا أتم الله له و من علق و دعة فلا ودع اللہ لہ (مسند احمد و مستدرک حاکم قال صحیح عن عقبة بن عامر بحوالہ ترغیب و ترھیب)

ترجمہ:جو منکے گلے میں ڈالے اللہ اسکی مراد پوری نہ کرے اور جو کوئی کوڈیا یا سپیاں گلے میں ڈالے اسکو اللہ آرام نہ دے۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ قافلہ کی شکل میں دس افراد رسول اللہﷺ کے پاس آئے پس آپﷺ نے نو افراد سے بیعت لی اور ان میں سے ایک شخص سے رک گئے (بیعت نہیں لی) تو لوگوں نے عرض کیا کہ اسے کیا ہوا سو آپ نے فرمایا کہ اس کے بازو میں تعویذ بندھا ہوا ہے چنانچہ اس شخص نے تعویذ کو کاٹ ڈالا پھر اس سے رسول اللہﷺ نے بیعت لی پھر آپﷺ نے فرمایا''من علق فقد اشرک''جس نے (تعویذ) لٹکایا تو اس نے شرک کیا۔اسے احمد نے اور حاکم نے انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کیا اور احمد کے راوی ثقہ ومعتمد ہیں(ترغیب و ترھیب)

تشریح:التمیمة :یقال انھا خرز ة کانوا یعلقو نھا یرون انھا تدفع عنھم الافات و اعتقاد ھذا الرای جھل و ضلالة اذلا مانع الا الله ولا دافع غیره ذکره الخطابی.

التمیمہ :کہا جاتا ہے کہ وہ ڈورے اور تسبیح کے سوا دانے ہوتے تھے جو وہ لٹکایا کرتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ان سے یہ آفات دور کرتے ہیں اس قسم کے خیال کا اعتقاد ،کہانت اور ضلالت ہے کیونکہ آفات و شرور کو روکنے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اسکے علاوہ اور کوئی دور کرنیوالا نہیں اسے خطابی نے ذکر کیا۔(ترغیب و ترھیب ومنہاج المسلم حاشیہ الاثری)

اسی طرح رسول اللہﷺ نے ایک شخص کو دیکھا

کہ وہ پیتل کا کڑا ہاتھ میں ڈالے ہوئے ہے آپ ﷺ نے فرمایا افسوس یہ کیا ہے اس نے کہا کمزوری دور کرنے کیلئے استعمال کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"انزعها فانها لا تزيدك الا وهنا و انك لو مت وهي عليك ما افلحت أبداً" (مسند احمد)

ترجمہ: اسے اتار دے یہ تیری کمزوری اور زیادہ کرے گا اگر تو اس حال میں مرگیا تو کبھی کامیاب نہیں ہو گا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق حفظہ اللہ حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ تعویذ سے مراد وہ تعویذ ہیں جن میں شرکیہ کلمات لکھے ہوں یا اس کاغذ یا لکھنے والے کی ذات میں تاثیر کا عقیدہ ہو تمیم کی جمع تمائم ہے یعنی وہ منکے جنہیں بچوں کے گلے میں نظر بد یا بدروحوں سے حفاظت کیلئے باندھتے تھے اسی طرح ودعہ (کوڈیاں یا سیپیاں) جو نظر بد یا زینت کے طور پر گلے میں ڈالتے تھے (الاثری) (مذکورہ بالا روایات سے واضح ہوتا ہے کہ اسمائے الٰہی یا قرآنی آیات کے ذریعے لکھے جانے والے تعویذات شرکیہ نہیں مشرکین سے علاج کرانے کی بجائے اہل توحید یعنی موحد لوگوں سے علاج کرانا چاہیے)

شرکیہ تعویذات اور شرکیہ دم وغیرہ کرنے کی شریعت نے اجازت نہیں دی۔ اس سے پرہیز کرنے والے قیامت کے دن بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔

باب ما جاء فی کراهية الرقية (رقیہ کی کراہت میں)

رقیہ وہ دعا ہے کہ جسکو بیمار پر پھونکیں اور صاحبِ آفت کو اس سے جھاڑیں یعنی جھاڑ پھونک کرنا۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ يدخل الجنة من امتي سبعون الفا بغير حساب هم الذين يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون .

ترجمہ: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت میں سے ستر ہزار افراد بے حساب جنت میں داخل ہونگے اور یہ لوگ نہ منتر کرتے ہوں گے نہ کراتے اور نہ شگون بد لیتے ہونگے اور صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہوں گے (مشکوۃ باب التوکل والصبر)

ایک اور روایت میں ہے یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم کرتے ہیں نہ کراتے ہیں یعنی جھاڑ پھونک نہیں کرتے نہ داغ لگواتے اور نہ بُرے شگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

تشریح:

جھاڑ پھونک جو قرآن و حدیث کے ذریعہ ہو جائز ہے۔ اور بہت مجبوری میں داغ لگا کر علاج کرنے کی گنجائش بھی ہے لیکن افضل یہی ہے کہ ان پر عمل نہ کیا جائے جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوا۔

"عن المغيرة قال قال رسول الله ﷺ من اكتوىٰ او استرقىٰ فهوئ من التوكل"

ترجمہ: حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہل توکل سے (ترمذی، باب الطب) اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تشریح:

ان حدیثوں میں بلکہ جسمیں اس کے ترک کی روایت اور تارک کی تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہیں جن کے معنی معلوم نہیں یا کلام کفار سے ہیں یا غیر عربی میں ہیں یا کسی اور زبان غیر معلومہ میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوائے باری تعالیٰ شانہ کے اور جسمیں جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی (دم) ہیں جو ماخوذ ہیں الفاظ قرآن اور اسماء الٰہی سے کہ وہ منع نہیں ہیں بلکہ مسنون ہیں۔

اور بعضوں نے کہا کہ نہی محمول ہے فضیلت پر اور بیان توکل کیلئے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کیلئے اور ابن عبدالبر بھی اسی کے قائل ہیں مگر مختار مذہب اول ہے یعنی مسنون ہونا رقی قرانیہ وغیرہ کا اور نقل کیا بعضوں نے اجماع جواز رقی قرانیہ پر اور اسی طرح جو ماخوذ ہوں اذکار الٰہی سے اور مازری نے کہا کہ احتمال ہے اس میں کفر کا اور کہا ہے رقیہ اہل کتاب میں اختلاف ہے پس ابوبکر صدیقؓ نے اسے جائز رکھا اور مکروہ کہا اسکو مالک نے اس خوف سے کہ انہوں نے بدل ڈالا جسے بدل ڈالا اللہ کی کتابوں کو اور جنھوں نے ان کو جائز رکھا انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہوا نہوں نے رقی کو اس لئے کہ غرض ان کی اسکے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام شرع کے اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

"اعرضوا على رقاكم لا باس بالرقى مالم يكن فيهاشي انتهى ما في النوى"

فقیر کہتا ہے کہ آپ ﷺ کے اس قول نے جو فیصلہ کر دیا رقی کے باب میں وہ سب سے بہتر ہے۔ (جائزۃ الشوذی ترجمہ جامع الترمذی سترجم جلد اول ص ۷۴۰)

باب استحباب الرقية :

منتر کرنا مستحب ہے۔ (جھاڑ پھونک کرنا) دم کرنا جائز ہے۔

عن الاسود قال سألت عائشه رضی الله عنها عن الرقية فقالت رخص رسول الله ﷺ لاهل بيت من الانصار فی الرقية من كل ذی حمة(صحيح مسلم كتاب السلام)

حضرت اسودؓ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا منتر کا انہوں نے کہا اجازت دی رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کیلئے منتر کرنے کی (جیسے سانپ یا بچھو کیلئے)

عن جابر قال نهی رسول الله ﷺ عن الرقی فجاء ال عمرو بن حزم فقالوا يا رسول الله انه كانت عند نا رقية نرقی بها من العقرب و انت نهيت عن الرقی فعرضو ها عليه فقال ما اری بها باسا من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منتر اور افسوں سے منع فرمایا (اس ممانعت کے بعد) عمرو بن حزم کے خاندان کے لوگ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ایک منتر ہے جس کو ہم بچھو کے کاٹے پر پڑھا کرتے تھے اب آپ ﷺ نے منتروں سے منع فرمادیا ہے (ہم کیا کریں) اسکے بعد انہوں نے اس منتر کو پڑھکر سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اس منتر میں کوئی حرج نہیں دیکھتا تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ فائدہ پہنچائے۔ (مشکوۃ، کتاب الطب الرقی)

عن عوف بن مالك الاشجعی قال كنا نرقی فی الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف تری فی ذالك فقال اعرضوا علی رقاكم لا باس بالرقی مالم يكن فيه شرك (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں (اسلام سے پہلے) ہم لوگ منتر (دم) پڑھا کرتے تھے (اسلام لانے کے بعد) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ان منتروں کی بابت کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا تم اپنے منتر مجھے سناؤ جب تک ان منتروں میں شرک نہ ہو ان میں کوئی حرج نہیں دیکھتا (مشکوۃ)

قارئین کرام! غور کریں تعویذ منتر دم وغیرہ وہ جائز نہیں جسمیں شرک ہو۔

باب جواز اخذ الاجرة علی الرقية بالقرآن والاذكار:

قرآن یا دعا سے دم کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے۔

عن ابی سعيد الخدری قال نزلنا منزلا فاتتنا امرأة فقالت ان سيد الحی سليم لدغ فهل فيكم من راق فقام معها رجل منا ماكنا نظنه يحسن رقية فرقاه بفاتحة الكتاب فبرأ فاعطوه غنما وسقونا لبنا فقلنا اكنت تحسن رقية فقال مارقية الا بفاتحة الكتاب فقال فقلت لا تحركوها حتی فأتی النبی ﷺ فاتينا النبی ﷺ فذكرنا ذالك له فقال ماكان يدريه انها رقية اقسموا و اضربوا بسهمی معكم (صحيح مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھونے) کاٹا ہے تم میں سے کوئی منتر دم وغیرہ جانتا ہے ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جسکو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے پھر اس نے منتر کیا سورۃ فاتحہ کا وہ اچھا ہوگیا ان لوگوں نے اسکو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ بھی پلایا ہم نے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے وہ بولا میں نے فاتحہ کا دم کیا ہے میں نے کہا ان بکریوں کو مت ہلاؤ۔ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ جائیں پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ ﷺ نے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔ یعنی اسمیں میرا بھی حصہ نکالو۔

امام نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اسمیں کوئی کراہت نہیں اسی طرح قرآن سکھانے کیلئے اجرت لینا درست ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے اب حنفی بھی امامت خطابت تعلیم القرآن کی اجرت لیتے ہیں امام کے قول کو چھوڑ دیا ہے۔ جہاں مطلب ہو وہاں امام کے قول کو نہیں مانتے۔ اللہ ہم سب کو اللہ اور رسول ﷺ کا تابعدار بنائے۔ آمین

باب استحباب وضع يده علی موضع الالم مع الدعاء

باب دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا:

عن عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ انه شكی الی رسول الله ﷺ وجعا يجده فی جسده منذ اسلم فقال له رسول الله ﷺ ضع يدك علی الذی تالم من جسدك وقل بسم الله ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بعزة الله وقدرته من شرما اجد و احاذر (صحيح مسلم، كتاب السلام)

ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہوگیا تھا جب سے وہ مسلمان ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور

کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو اعوذ باللہ۔۔۔الخ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالٰی کی برائی سے اس چیز کے جسکو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں ۔مشکوٰۃ میں مسلم کے حوالہ سے یہ دعا ہے۔"اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر"

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں میں نے اسی طرح کیا اور اللہ تعالٰی نے میری تکلیف کو دور کر دیا۔

عن عائشة قالت کان رسول الله ﷺ اذا اشتکی منا انسان مسحه بیمینه ثم قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفائک شفاء لا یغادر سقما(متفق علیه)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی ﷺ اپنا سیدھا ہاتھ اس پر پھیرتے اور فرماتے اذهب الباس ۔۔۔۔الخ یعنی اے لوگوں کے پروردگار بیماری کو دور کر دے اور شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے نہیں ہے شفا مگر شفا (تو صرف) تیری (جانب سے ہے) ایسی شفا جو نہ چھوڑے کسی بیماری کو ۔(بخاری و مسلم ،مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض وثواب المرض؛اسی باب میں اور بھی روایات ہیں)

تشریح :

مذکورہ روایات سے ثابت ہوا جھاڑ پھونک منتر وغیرہ وہ جائز ہیں جسمیں شرک نہ ہو۔اب تعویذات کے بارے میں گوش گزار کروں کونسے شرکیہ ہیں اور کونسے جائز ہیں۔

باب ماجاء فی کراهیة التعلیق:

باب گلے میں گنڈھا یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں:

عن ابن مسعود انه دخل علی امراته و فی عنقها شی معقود فجذبه فقطعه ثم قال لقد اصبح ال عبد الله اغنیاء عن ان یشرکوا باالله مالم ینزل به سلطانا ثم قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ان الرقی و التمائم شرک قالوا یا ابا عبد الرحمن هذه الرقی و التمائم قد عرفنا هما فما التولة قال شئی تصنعه النساء الی ازواجهن(رواه ابن حبان فی صحیحه ،و الحاکم)

ترجمہ:حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان کے گلے میں کوئی چیز بندھی ہوئی تھی تو انہوں نے اسے کھینچا اور توڑ دیا پھر فرمایا آل عبداللہ اس بات سے بے نیاز ہو چکے ہیں کہ وہ اللہ تعالٰی کے ساتھ اسے شریک کریں جس پر اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جھاڑ پھونک منتر وتعویذ اور ڈورے ٹونے شرک ہیں انہوں نے عرض کی اے ابو عبدالرحمٰن یہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کو ہم جان چکے ہیں یہ تولہ کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ عمل جسے عورتیں اپنے شوہروں سے زیادہ محبت پیدا کرنے کیلئے بروئے کار لاتی ہیں (اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے)

وقال ابو سلیمان الخطابی :المنهی عنه من الرقی ما کان بغیر لسان العرب فلا یدری ماهو ،ولعله قدید خله سحر او کفر ،فاما اذا کان مفهوم المعنی وکان فیه ذکر الله تعالیٰ فانه مستحب متبرک به ،و الله اعلم

امام ابوسلیمان الخطابی نے کہا کہ جس تعویذ ومنتر سے روکا گیا ہے وہ جو عربی زبان میں نہ ہو اور جسکے متعلق معلوم نہ ہو کہ وہ کیا ہے۔ممکن ہے ایسے منتر وتعویذ میں جادو یا شرکیہ وکفریہ الفاظ ہوں۔اور اگر ہو معنی ومفہوم میں واضح ہو اور اسمیں ذکر اللہ (اور مسنون دعائیں ہوں) تو وہ مستحب ہے اور اس سے تبرک حاصل کیا جا سکتا ہے۔واللہ اعلم (ترغیب وترھیب) تعویذات جو اسمائے الٰہی سے ہوں وہ شرک نہیں چنانچہ بسند:

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله ﷺ قال اذا فزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات الله التامات من غضبه و عقابه و شر عباده و من همزات الشیاطین و ان یحضرون فانها لن تضروه قال و کان عبد الله ابن عمرو یلقنها من عقل من ولده ومن لم یعقل کتبها فی صک ثم علقهافی عنقه (رواه ابو دائود و الترمذی)

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو سونے کی حالت میں ڈر لگے تو وہ یہ پڑھے اعوذ بکلمات۔۔۔الخ کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالٰی کے کامل کلموں کے ساتھ اسکے غصہ وعذاب اسکے شریر بندوں اور شیطان جنوں سے اور اس بات سے کہ وہ حاضر ہوں۔فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو اپنے سمجھ دار یعنی بالغ لڑکوں کو ان کے پڑھنے کی تلقین وہدایت کرتے اور جو نا سمجھ یعنی نابالغ ہوتے انہیں چمڑے پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔(اسے ابو داؤد نے اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔)

تفسیر ابن کثیر سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۹۷ اور ۹۸ کے ماتحت قل رب اعوذبک...الخ کی تفسیر میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نابالغ بچوں کے گلے میں یہ آیات لکھ کر لٹکانے سے شرک نہیں ہوتا۔اگر یہ شرک ہوتا تو صحابی رسول ﷺ ایسا کام نہ کرتے بہت سے علمائے اہلحدیث تعویذات لکھتے اور پہنے اور گلے میں ڈالنے کیلئے دیتے۔

گوجرانوالہ اور فیصل آباد میں کئی علماء کرام سے ملاقات ہوتی رہتی جو لوگوں کے اسی طرح علاج کرتے

تھے۔فیصل آباد میں شیخ الحدیث مولانا قدرت اللہ فوق صاحب مدرس جامع تعلیمات اسلامیہ اور مولانا حافظ حنیف صاحب مندر گلی والی مسجد میں ان دونوں بزرگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

قرآنی آیات سے علاج وغیرہ کرنا کوئی گناہ نہیں بلکہ مخلوقات خداوندی کو شرکیہ دم تعویذات سے روک کر قرآنی آیات مسنون علاج کرنے کی دعوت اور ترغیب دینی چاہیے۔ اہل توحید لوگوں سے علاج کرانا چاہیے۔ جاہل لوگوں سے بچنا چاہیے جو شرکیہ و بدعات پر عمل کرتے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر نعیمی پارہ ۱۶ صفحہ ۱۱۰ سورۃ کہف میں تحریر ہے کہ اگر کسی عامل کامل متقی صحیح عقیدہ اہل سنت بزرگ سے اس کا تعویذ بنا کر پاس یا گھر یا مکان میں رکھے تو ہر چیز آل اولاد سامان ہر قسم کی مصیبت سے بچا رہے گا اور کثرت خیر و برکت ہوگی انشاء اللہ چور ڈاکو دشمن سے محفوظ رہے گا۔

اور مزید لکھتے ہیں خیال رہے ہر وظیفہ کے اول و آخر گیارہ دفعہ درود شریف ضرور پڑھا جائے اسکے بغیر کوئی وظیفہ کامیاب نہیں سورۃ کھف کے عدد ۵۰۵۵۱ ہیں اور پانچویں خانے میں ایک عدد بڑھایا جائے گا۔ یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ ہے اور ناجائز ہے اسلئے کہ اس میں سلام نہیں حالانکہ بحکم قرآنی سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے جسطرح درود شریف وہ درود ناقص ہے جسمیں سلام نہ ہو درود ابراہیمی نماز میں اسلئے جائز ہے کہ تشہد میں سلام پڑھ لیا گیا وہاں آیت صلوۃ پر مکمل عمل ہوگیا۔

وہابی اور دیوبندی حضرات چونکہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں اسلئے درود ابراہیمی پڑھنے پر زور دیتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی بعض جاہل پیر اپنی حماقت سے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم لگاتے ہیں مگر قرآن مجید کی آیت پر غور کرتے نہیں۔ ہر وظیفہ کیلئے سب سے مکمل اور مختصر درود شریف خضری درود ہے وہ پڑھنا چاہیے درود شریف کا پورا بیان ہماری کتاب اربعین نعیمیہ کا مطالعہ فرماؤ۔ (اشرف التفاسیر تفسیر نعیمی صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد نعیمی ص ۱۱۰)

تشریح:

قارئین کرام! غور کریں تفسیر نعیمی کا مذکورہ بالا تعویذات غیر شرعی اور درود ابراہیمی پر تنقید کرنا اور انکار کرنا نماز کے سوا پڑھنا جائز نہیں ان سے جب پوچھا جو درود شریف من گھڑت بنائے ہیں جو کہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں یہ درود شریف صحابہ کرام میں کونسے پڑھتے تھے تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ اربعہ نے پڑھا ہو۔ آپ ان لوگوں سے اچھے ہیں مشرک کی مت ماری ہے ان کو کیا سوجھ۔ اہلحدیث دیوبندی سلام اور درود شریف کے منکر نہیں بلکہ مسنون درود و سلام پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ مسنون درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور شرک و بدعات سے ہمیں محفوظ رکھے۔ قرآن وحدیث کے مطابق علاج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجنون و آسیب زدہ کا مسنون علاج:

زائد مسند احمد بن حنبل اور حاکم اور بیہقی کی کتاب الدعوات اور ابن السنی کی **عمل الیوم و اللیلة** میں ابی بن کعب وغیرہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا حضور ﷺ میرا بھائی بیمار ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا بیماری ہے اس نے کہا کچھ جن کا اثر ہے یا مجنون ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسکو میرے پاس لاؤ جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اپنے سامنے اسے بٹھایا اور سورۃ فاتحہ اور چار آئتیں اول سورۃ بقرہ کی اور دو آیتیں **و الھکم اللہ واحد** اور آیت الکرسی اور تین آیات آخر سورۃ بقرۃ اور ایک آیت آل عمران **شھد اللہ انہ** اور ایک آیت اعراف کی **ان ربکم اللہ الذی** اور سورۃ مومنوں کا آخر **فتعالیٰ اللہ الملک الحق** اور ایک آیت سورۃ جن کی **و انہ تعالیٰ جد ربنا** اور دس آیات اول صافات کی اور تین آیتیں سورۃ حشر کی اور سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھکر دم کر دیا وہ آدمی ایسا اچھا ہو گیا جیسے کبھی بیمار تھا ہی نہیں۔ فالج و برص کی بیماری میں بھی ان آیات سے دم کرنا مفید ہے (در منثور بحوالہ تفسیر ستاری حواشی مولانا عبدالقہار صاحب پارہ اول)

معوذتین سورۃ فلق سورۃ الناس پڑھکر دم کرنے سے جادو کا اثر زائل ہو جاتا ہے نبی ﷺ پر جب جادو کیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو انہی دونوں سورتوں کے ذریعہ شفا بخشی تھی۔ اور جادو کا علاج تفسیر ابن کثیر میں حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ بیری کے سات پتے لیکر سل بٹے پر کوٹ لئے جائیں اور پانی ملا لیا جائے پھر آیت الکرسی پڑھکر اسپر دم کر دیا جائے اور جس پر جادو کیا گیا ہے اسے تین گھونٹ پلا دیا جائے اور باقی پانی سے غسل کرا دیا جائے (پانی گندی جگہ ندی نالی میں نہ جائے) انشاء اللہ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ یہ عمل خصوصیت سے اس شخص کیلئے بہت ہی اچھا ہے جو اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہو جادو دور کرنے اور اس کے اثر کو زائل کرنے کیلئے سب سے اعلیٰ چیز ہے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔ حدیث میں ہے کہ ان جیسا کوئی تعویذ نہیں۔ اسی طرح آیت الکرسی بھی شیطان کو دفع کرنے میں اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ (تفسیر ستاری)

جادو کا عجیب واقعہ تفسیر ابن کثیر میں ابن جریر کے حوالہ سے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ملاحظہ فرمائیں اور شرک سے بچنے کیلئے یہ دعا پڑھا کریں:

اللھم انا نعوذبک ان نشرک بک شیا نعلمہ و نستغفرک مما لا نعلم.